نقش آغاز　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　راشد الحق سمیع حقانی

ناعاقبت اندیش حکمران ملک وملت کو کہاں لے جارہے ہیں؟

مادرِ وطن کی پریشاں حال تصویر نے ان دنوں ہر باشعور اور محب وطن پاکستانی کو شدید ذہنی دباؤ اور خلفشار میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ ہر جانب آگ وخون کا بازار گرم ہے' شہر شہر موت کا رقص ہورہا ہے' کوچہ وبازار قتل گاہوں کا روپ دھار گئے ہیں۔ امن وتحفظ اور انسانی وشہری حقوق کے نام کی کوئی جنس مملکت پاکستان میں ان دنوں دستیاب نہیں۔ حکمرانوں کے ظالمانہ اقدامات اور ان کی غلامانہ پالیسیوں کی بدولت پاکستان آتش فشاں بن چکا ہے اور اس سے بہتے ہوئے ابلتے ہوئے لاوے میں ہر کوئی پاکستانی اور خصوصاً ظالم اور نااہل حکمراں طبقہ جل مرسکتا ہے۔

۱۲رمئی ۲۰۰۷ء کو حکمرانوں اور متحدہ قومی موومنٹ کی فاشسٹ قائدین نے کراچی کے در ودیوار کو خون میں نہلادیا۔ اور چالیس کے لگ بھگ بے گناہ ونہتے شہریوں کو خاک وخون میں ڈبودیا اور درجنوں کو زخمی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معذور کردیا۔ صرف اس جرم میں کہ ان لوگوں نے اس بہادر انسان چیف جسٹس جس نے ظالم حکمرانوں کی مطلق العنانیت کو بریک لگانے کی کوشش کی تھی اور جس نے خصوصاً ان اغواشدہ نیک وصالح شہریوں کے بارے میں حکومت اور حکمرانوں سے سختی سے باز پرس کی' جنہیں مختلف ایجنسیوں نے رات کے اندھیروں میں ''اندھی جگہوں'' میں مجاہد یا ''دہشت گرد'' ہونے کے خوف سے گم کردیا تھا اور اب چیف جسٹس چوہدری افتخار محمد ریفرنس دائر ہونے کے بعد جنرل مشرف کی فاشسٹ اور غیر آئینی' غیر جمہوری اور غیر شرعی حکومت کا قلع قمع کرنے کیلئے شہر شہر اور گلی گلی عَلَم بغاوت بلند کر کے نقارہ خدا کا کام دے رہے ہیں۔ اور ہر روز چوہدری محمد افتخار اور وکلاء کی جاری تحریک دن بدن زور پکڑ رہی ہے۔ پاکستان کے مظلوم اور پسے ہوئے عوام اور سیاسی جماعتوں کے دلبرداشتہ کارکن بھی اس کاروانِ بغاوت کے ہمراہ اور ہمرکاب ہورہے ہیں۔ دیکھئے کہ یہ کاروان منزل کے حصول میں کتنی کٹھن راہوں اور رکاوٹوں کو کیسے عبور کرتا ہے؟

جنرل مشرف اور اس کے حواری اپنی حکومت کے بدترین اپنے ہاتھوں وضع کردہ بحران کی زَد میں ہیں۔ آخر مظلوموں کی فلک شگاف آہوں نے اقتدار کی مضبوط ناؤ میں شگاف پیدا کردئے ہیں اور کشتیٔ اقتدار زوال کے بھنور کا شکار ہوگئی ہے اور اس کے نااہل وزراء اور سابق وزیراعظم اور حلیف اتحادی جماعتیں تیزی سے ڈوبتی کشتی سے نکل رہے ہیں۔ جیسے چوہے ڈوبتے جہاز سے بھاگتے ہیں۔ جنرل مشرف نے پاکستان کے اکثر طبقات کی بیخ کنی میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ مذہبی اور دیندار طبقہ کو جس بیدردی کے ساتھ اس نے کچلنے کی کوشش کی ہے'

اس کی نظیر پاکستان کی تاریخ میں مشکل سے ملتی ہے۔ موجودہ حکومت کو یہ روز سیاہ خود اس کے منفی اور ظالمانہ اقدامات کے باعث دیکھنا پڑ رہا ہے۔ باجوڑ کے مظلوم حفاظ شہداء کا خون آخر کار اپنا رنگ دکھا رہا ہے۔ حدود اللہ کی تذلیل اور تحقیر کا بل بھی اپنا وبال دکھا رہا ہے۔ سات سال سے زائد گونگی و بہری عوام کو موجودہ تحریک سے نئی زباں اور نئی امنگ ملی ہے۔ خاکستر کے ڈھیر سے چنگاریاں اٹھ اٹھ کر ''آتش فشاں'' کے لئے سامان فراہم کر رہی ہیں۔ اگر مفادات سے چمٹی سیاسی جماعتیں خلوص دل سے اس تحریک کا بھرپور ساتھ دیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ ظالم حکمرانوں سے اس ملک وملت کو چھٹکارا دلایا جاسکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس نازک موڑ پر بھی پیپلز پارٹی جیسی بڑی جماعت پسِ چلمن فوجی آمروں کے ساتھ ایجاب وقبول کے مراحل تیزی کے ساتھ طے کر رہی ہے۔ اور کچھ ہی دنوں میں جمہوریت کا راگ الاپنے والی جماعت ڈولی میں بیٹھ کر فوجی آمروں کے قدم بوسی کرنے والی ہے۔

دوسری جانب ایم ایم اے کے صدر قاضی حسین احمد ایل ایف او پر جنرل مشرف کا ساتھ دینے اور پورے پانچ سال فوجی آمروں کے ساتھ خفیہ ڈیل کرنے پر مگرمچھ کے آنسو بہا کر معافی مانگ کر اپنا دامن دھونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر پاکستانی قوم قاضی صاحب سے صرف یہی کہہ سکتی ہے کہ

عمر تو ساری کٹی عشق بتاں میں مومن آخری عمر میں کیا خاک مسلماں ہوں گے؟

پاکستانی قوم جہاں جنرل مشرف اور موجودہ حکومت سے نالاں ہے وہیں مذہبی جماعتوں کے نام نہاد اتحاد ایم ایم اے کی قیادت سے بھی بیزار نظر آرہی ہے۔ اس پر یہ بات پوری طرح عیاں ہو چکی ہے کہ اپوزیشن' ایم ایم اے اور حکومت ایک ہی کھوٹے سکے کے دو رُخ ہیں۔ اسی لئے صوبہ سرحد میں مختلف مقامات پر خصوصاً جنوبی اضلاع میں ایم ایم اے اور اسکی صوبائی حکومت سے نالاں نوجوان مختلف کارروائیوں کے ذریعے ان سے اپنی نفرت کا اظہار کر رہے ہیں اور دن بدن ان کی قوت میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس میں مزید اضافہ الیکشن کے دوران متوقع ہے جب مذہبی جماعتوں کے قائدین ایک بار پھر عوام سے اسلام اور امریکہ کی ''مخالفت'' میں ووٹ مانگنے ان علاقوں میں جائیں گے۔ صوبہ سرحد کی موجودہ حکومت ہر لحاظ سے امن وامان قائم کرنے میں ناکام ترین ثابت ہو رہی ہے۔ پشاور شہر خودکش بم دھماکوں سے مسلسل لرز رہا ہے' اور درجنوں شہری اس میں اب تک اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ خودکش بمبار جہاں مشرف کی ناکام خارجہ پالیسیوں کے خلاف یہ اقدامات کر رہے ہیں وہیں ایم ایم اے حکومت کی ناکامی کے خلاف بھی اپنے جذبات کا برسرعام اظہار کر رہے ہیں۔ خدا جانے پاکستانی قوم کا مستقبل کیا ہوگا؟ حکمرانوں نے تو ملک وملت کو کہیں کا نہیں چھوڑا اور اسکے ساتھ سیاسی جماعتوں کے کردار نے بھی مایوسیوں کی فضاء میں مزید زہر بھر دیا ہے۔ خدا کرے کہ وکلاء کی یہ انقلابی تحریک اور عدلیہ کی ''انگڑائی'' اپنی ''کرشمہ سازی'' دکھائے اور وقت کے فراعنہ کو اپنے ساتھیوں سمیت قعرِ مذلت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈبودے کہ ملک وملت مزید اب اس بوجھ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔